SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday , November 24, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا یھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتنا جوا بالاثم والعدوان و معصی
الرسول وتناجوا بالبر والتقوٰی واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون۔
انما النجوٰی من الشیطٰن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضآرھم شیأً الا
باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور ظلم و
سرکشی اور نافرمانی رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سرگوشی نہ کیا کرو
اور نیکی اور پرہیزگاری کی بات ایک دوسرے کے کان میں کہہ لیا کرو، اور
اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم سب جمع کئے جاؤ گے۔ (منفی اور
تخریبی) سرگوشی محض شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہے تاکہ وہ ایمان
والوں کو پریشان کرے حالانکہ وہ (شیطان) ان (مومنوں) کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا
مگر اللہ کے حکم سے، اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔

(سورۃ المجادلۃ آیات ۹۔۱۰)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday , November 24, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at forty five minutes past ten in the morning with Mr . Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا یھا الذین أمنوا اذا تناجیتم فلا تتنا جوا بالاثم والعدوان و معصی الرسول وتناجوا بالبر والتقوٰی واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون۔ انما النجوٰی من الشیطٰن لیحزن الذین أمنوا ولیس بضآرھم شیأً الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔

ترجمہ. اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اورظلم و سرکشی اور نافرمانی رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سرگوشی نہ کیا کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی بات ایک دوسرے کے کان میں کہہ لیا کرو' اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم سب جمع کئے جاؤ گے۔ (منفی اور تخریبی) سرگوشی محض شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو پریشان کرے حالانکہ وہ (شیطان) ان (مومنوں) کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا مگر اللہ کے حکم سے' اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔

(سورۃ المجادلۃ آیات ۹-۱۰)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ ۔ اللھم صل علٰی محمد و علٰی آل محمد۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

In pursuance of Rule 14 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of presiding officers for the 34th session of the Senate of Pakistan.

1. Dr. Khalid Ranja.

2. Mrs. Semeen Yusuf Siddique.

3. Prof. Muhammad Ibrahim Khan.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi (Federal Minister for Parliamentary Affairs): Mr. Chairman sir, I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirements of Rule 38 and 76 of the said rules regarding Question Hour and Adjournment Motions be dispensed with.

Mr. Chairman: I put the motion.

(The motion was carried)

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: The motion is carried unanimously. Leave application.

جناب ایس ایم ظفر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 24 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست ہے' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، میاں رضا ربانی۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition):

Sir, I am grateful to you. Before I move the motion for discussion, I will take advantage of the fact that the honourable Interior Minister is here and I am sure that he would in his regular practice show indulgence once again and that is

جناب چیئرمین صاحب کہ بلوچستان کے اندر اکبر بگٹی صاحب کی شہادت کے بعد قوم یہ سوچ رہی تھی کہ اب شاید اس خاندان کی victimization کا سلسلہ بند ہو جائے گا لیکن بدقسمتی سے ان کی victimization کا سلسلہ جاری ہے اور اب ان کی grand daughters کے bank accounts freeze ہوگئے ہیں، نہ صرف ان کی grand daughters کے bank accounts freeze ہوئے ہیں بلکہ ہمارے فاضل رکن سینیٹ سینیٹر ثناء اللہ بلوچ کے bank accounts کو بھی اب freeze کیا جا رہا ہے۔ تو میں وزیر داخلہ سے درخواست کروں گا کہ جو بھی متعلقہ ادارے ہیں ان سے اس پر نظرثانی کروائیں کیونکہ ابھی حال ہی میں بلوچستان ہائی کورٹ کا ایک فیصلہ sitting Senator Shahid Bugti Sahib کے مسئلے پر جس میں انہوں نے ان کے freezing of accounts کو illegal hold کیا ہے اور ان کے accounts کو defreeze کیا گیا ہے۔ ایک ایسے فیصلے کے ہوتے ہوئے اگر نئے accounts کو منجمد کیا جا رہا ہے تو یہ مناسب نہیں ہوگا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر داخلہ کو درخواست کروں گا کہ وہ مہربانی کرکے اس کو دیکھیں اور اگر ہو سکے تو کل اس ایوان کو، اس بارے میں بتا دیں۔ اگر نئے accounts کو منجمد کیا جا رہا ہے تو یہ مناسب نہیں ہوگا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر داخلہ سے درخواست کروں گا کہ وہ مہربانی کر کے اس کو دیکھیں اور اگر ہو سکے تو کل ہاؤس کو بتا دیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں motion under Rule 194.

جناب چیئرمین، یہ جو motions lay کرنے ہیں یہ نہ کریں۔ اس کے بعد کر لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، پہلے lay کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، سینیٹر مشاہد حسین سید کے behalf پر آپ move کریں گے۔ یا

who will do that.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ۔ میں کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ کر دیں، آپ ممبر ہیں۔

Senator Prof. Khurshid Ahmed : Mr. Chairman, on behalf of the Chairman of the Standing Committee on Foreign Affairs I seek leave of the House to present report of the Committee on the crisis in Lebanon.

Mr. Chairman: Leave is granted. The report stands presented. Senator Gulshan Saeed Sahiba

Item No. 3. Who is present on her behalf Ports and Shipping. نہیں ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، Ports and Shipping کا ممبر چاہیئے۔

جناب چیئرمین، Ports and Shipping کا نہیں ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ۔ موخر کر دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ۔ کل کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، آئیٹم نمبر 4 مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, Chairman Committee on Rules and Procedure and Privileges to move that under Rule 171 (1) of the Rules and Procedure and conduct of the Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on a Privilege Motion moved by Prof. Khurshid Ahmed on thequestion of breach of privilege arising out of the refusal by security agencies to allow him to see ailing Dr. Abdul Qadeer Khan, a renowned Nuclear Scientist, at Agha Khan Hospital Karachi, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under rule 171 (1) of the Rules and Procedure and conduct of the Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on a Privilege Motion moved by Prof. Khurshid Ahmed on the question of breach of privilege arising out of the refusal by security agencies to allow him to see, ailing Dr. Abdul Qadeer Khan, a renowned Nuclear Scientist, at Agha Khan Hospital Karachi, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Yes Tahir Sahib Item No. 5.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, Chairman Committee on Rules and Procedure and Privileges to present the report of the Rules Committee on a Privilege Motion moved by Prof. Khurshid Ahmed on the question of breach of privilege arising out of the refusal by security agencies to allow him to see, ailing Dr. Abdul Qadeer Khan, a renowned Nuclear Scientist, at Agha Khan Hospital Karachi.

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE OF ONE YEAR OF PORTS AND SHIPPING

Mr. Chairman: The report stands presented.

اسفند یار صاحب اور کمیلی صاحب کے دو پوائنٹس تھے میرے پاس۔ گلشن سعید صاحبہ آگئی ہیں

If we can go back item 3. اپنی رپورٹ آپ present کر دیں - Item No. 3 move

کر لیں گلشن سعید صاحبہ -

Senator Mrs. Gulshan Saeed: I Chairperson present my

committee report today after one year. Report of one year of Ports and Shipping in front of everyone. Thank You.

Mr. Chairman: The report stands presented.

اسفند یار صاحب آپ کا ایک پوائنٹ تھا۔ ایک کمیلی صاحب آپ کا تھا۔

سینیٹر اسفند یار ولی، میرا privilege motion تھا۔

جناب چیئرمین، آپ کا privilege motion تھا تو پھر ایک پوائنٹ کمیلی صاحب کا ہے اس کے بعد۔

POINT OF ORDER:

Re: DISCOUNT TO SENIOR CITIZENS IN PIA AND RAILWAYS FARE

ٹھیک ہے پھر یہ کر کے اس کے بعد لے لیتے ہیں۔ جی کمیلی صاحب۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں ایک اہم issue آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ ہر سال بجٹ کی speeches بڑے زور شور سے Finance Minister کرتے ہیں اور خوب clapping بھی ہوتی ہے، appreciation بھی کی جاتی ہے۔ پھر بیانات بھی آتے ہیں لیکن بہت سی باتوں پر implementation نہیں ہوتا۔ یہ بہت افسوس ناک بات ہے۔

ایک بات جو انہوں نے بہت زور شور سے National Assembly میں کہی وہ یہ کہ Senior citizens کی age limit 65 سے 60 تک کر دی گئی ہے اور اب یہ privileges ان تمام citizens کو ملے گا جو 60 years and above ہیں یعنی 65 سال سے کم عمر والوں کو بھی لیکن حقیقت میں اب تک ایسا نہیں ہوا ہے۔ پی آئی اے میں tickets میں جو discount senior citizens کو allowed ہے وہ یہ کہہ کر نہیں دے رہا ہے کہ ہم تک کوئی notification or circular نہیں آیا۔ تو اس کا notice لیا جائے۔ یہ anounce کرنے سے ان کا مطلب public سے، ایم این اے اور سینیٹر حضرات سے appreciation لینے کا ہے

تاکہ وہ تعریف و توصیف کریں لیکن حقیقت میں implementation نہیں ہوا اور اس سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ یہ آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

اسی طرح ریلوے والے بھی Senior citizens کو جو 60 سے اوپر ہیں اور below 65 ہیں ان کو کوئی concession نہیں دے رہے۔ اس کا خاص طور پر notice لیا جائے اور ریلوے والوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جی ہم economy class والوں کو concession دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ کوئی immediate مسئلہ نہیں ہے۔ Point of Order کی classification نہیں بنتی۔ You have other options to move it.

سینیٹر محمد عباس کمیلی، یہ مسئلہ نوٹس میں تو آجائے۔

جناب چیئرمین، نوٹس ہے لیکن اگر طریقہ صحیح اختیار کرلیں تو زیادہ effective ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! میری ایک request ہے۔ تین Questions of Privileges ہیں' ایک سینیٹر احمد علی صاحب کی ہے جسے انہوں نے withdraw کرلیا ہے اب دو رہ گئے ہیں۔یہ kindly move کروادیں۔

جناب چیئرمین، جی اسفند یار صاحب۔

PRIVILEGE MOTION

RE: BREACH OF PRIVILEGE OF THE SENATOR, FOR NOT ALLOWING HIM TO ENTER THE AGENCY AREA

Senator Asfandyar Wali: Sir, I intend to submit my privilege motion under the rules as under:-

On 15th November, 2006 I went to show my solidarity with the people of Bajour Agency alongwith my companions but unfortunately the Political administration did not allow me to enter the agency area

and used force against me. The agency administration shelled heavy tear gas on me and my companions and also resorted to aerial firing.

I am an elected Senator and have the right to move any where in Pakistan but the political administration of the agency violated this constitutional provision. I strongly feel that the authorities concerned breached the privilege of an elected representative. I, therefore, request you to please discuss the matter and refer it to the Privilege Committee.

Mr. Chairman: Would Minister *Sahib* like to make a statement? Sherpao Sahib.

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao (Federal Minister for Interior): Mr. Chairman! Though it concerns the Ministry of States and Frontier Regions but I oppose it and I will answer whatever he has to say and I will give a brief account of that.

Mr. Chairman: Any comments, Mr. Asfandyar Sahib, any further comments?

سینیٹر اسفند یار ولی، ویسے بھی باجوڑ discuss ہو رہا ہے میں اسی میں اپنی بات کر دوں۔ صرف اتنا on record لے آؤں کہ مجھے کم از کم اس رویے ---

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: Mr. Chairman! let me give a small account on what happened and naturally the rest would be discussed in the Bajour discussion

Senator Asfandyar Wali: If he insists to make a statement, then I have the right first.

جناب چیئرمین، وہ تو ٹھیک ہے۔ میں اسی لیے کہہ رہا ہوں---

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب! اگر وہ میری بات پوری سن لیتے تو ---

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: I oppose the Privilege Motion and I said that if he wants to make a statement, I will also....

جناب چیئرمین، اگر باجوڑ پر کریں گے تو پھر آپ جواب دے دیجئے گا۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ، اگر باجوڑ پر کریں تو ٹھیک ہے but I oppose the Privilege Motion.

سینیٹر اسفند یار ولی، نہیں میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ چونکہ باجوڑ پر ویسے بھی discussion ہو رہی ہے---

جناب چیئرمین، ویسے یہ communication gap ہو گیا ہے۔

سینیٹر اسفند یار ولی، لیکن یہ رویہ دیکھیں، Sir, an assurance that was given by the Leader of the House, he is sitting here. I don't know why he is ignoring it. کہ جی آپ move کریں ورنہ I was not even moving it. I told the Leader of the Opposition کہ میں یہ move نہیں کروں گا کیونکہ I knew what I was getting into. It is perfectly right but because on the assurance of the Leader of the House and the Minister for Parliamentary Affairs when they told me to move

میں ان لوگوں میں سے نہیں، مجھے پتا تھا کہ وہاں میرے ساتھ کیا ہونا ہے۔

Mr. Chairman: No, no. He is just saying the background. The Minister will have to give the background.

وہ یہ کہہ رہے ہیں - I don't think he is rather trying to short circuiting anything.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، نہیں اس طرح کرتے ہیں کہ اپنا نقطہ نظر پیش کر دیں اس کے بعد کمیٹی میں چلا جائے گا۔

Just to put whatever is the view point of the Interior Minister .

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: But he can't oppose it.

(Interruption)

Mr. Chairman: I will decide this.

سینیٹر اسفند یار ولی، ٹھیک ہے جناب ! میں نہیں press کر I withdraw - this Privilege Motion.

Mr. Chairman: O.K. Then we should go on with the ..

عباسی صاحب نہیں ہیں ان کا privilege motion تھا -----

سینیٹر وسیم سجاد ، ٹھیک ہے - No I would request the honourable member to take understanding.

Senator Mian Raza Rabbani : Sir, the point is that if the Government is not willing to keep up to its understandings then we are not sitting here for any charity.

(Interruption)

Mr. Chairman: There has been good working relationship. I think there is slight mis-communication. It can be addressed.

Senator Mian Raza Rabbani: The mis-communication is amongst themselves.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: No, sir, we have withdrawn theprivilege motion. If the government can't honour its commitments. Fair enough......

Senator Asfandyar Wali : I don't want to move it.

(Interruption)

Mr. Chairman: We have had a good track record of honouring commitment with each other. Why should that be disturbed now.

(Interruption)

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! یہ ایک misunderstanding ہے - We want to remove it.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! چونکہ یہ غلطی میری سمجھیے کیونکہ سرحدی امور کے وزیر رند صاحب نے مجھ سے فون پر بات کی تھی اور میں نے ہی کہا کہ چونکہ یہ pending ہے- پرسوں لینی تھی تو آج لے لیں- اس وجہ سے اس کے لئے اگر ذمہ داری بنتی ہے تو وہ میری بنتی ہے - شیرپاؤ صاحب کو میں بتا نہیں سکا-----

جناب چیئرمین، شیرپاؤ صاحب کا تو محکمہ بھی نہیں ہے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں، غلطی میری ہے - میں نے ان کی طرف دیکھا، وہ میری غلطی ہے کہ میں نے ان کی طرف دیکھا۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، کیا کہا آپ نے؛

سینیٹر اسفند یار ولی، ویسے ضرورت کیا تھی آپ کو (xxxx) جب کہ آپ کا محکمہ بھی نہیں تھا۔

Mr. Chairman: Let us not use that language. Those words be expunged. Let us not use that language, Asfand Yar Wali Khan.

(Interruption)

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: You mind your language.

(xxxx) کی کیابات ہے۔

\+ (xxx){Words expunged by the orders of the Chairman

Mr. Chairman: Let us not use that language. That should be expunged from the record.

(Interruption)

Mr. Chairman: No cross talk please.

Senator Asfandyar Wali : It is not your department.

Mr. Chairman: No cross talk, please.

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao: It is not the way..

Mr. Chairman: No cross talk, please.

سینیٹر اسفند یار ولی، پہلے وہ وزیر بنو پھر آ کر مجھے جواب دو۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، کیا چیز؟

سینیٹر اسفند یار ولی ، پہلے سیفران کا وزیر بنو پھر آ کر مجھے جواب دو - پرائی لڑائی میں کیوں (XXX) رہے ہو -

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: This is no way.

Mr. Chairman: There is no need for this.

Senator Mian Raza Rabbani : To grout us like this, this is noway.

Mr. Chairman: No, no. Nobody is grouting.

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے

(مداخلت)

Mr. Chairman: I think, it is all gone tangled, unnecessairly. There is no need for it. There is absolutely no need for it, I think.

\+ (xxx){Words expunged by the orders of the Chairman

I have withdrawn the privilege سینیٹر اسفندیار ولی ، جب بات ختم ہے
motion بات ختم ہے بس۔

Mr. Chairman: No, no. I think, an agreement was made to refer it to the Committee.

(Interruption)

The Minister himself rang ! ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب چیئرمین
me up ورنہ مجھے کیا پڑی تھی کہ ایک شریف سینیٹر سے میں کہتا کہ
you come ahead for question of privilege. I could not convey it to the There is no need for it. There is absolutely no need for it, I think.

Mr. Chairman: The mistake is being acknowledged. It is nothing deliberate.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Let us move on with the debate.

(Interruption)

Mr. Chairman: I think, in this case, there is no malicious or any intended thing, it is just incidental and co-incidental rather but it is absolutely nothing wrongly intended, I can say. However, I hope we will not let this mar the working relationship. Who would like to move the motion?

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move under Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that this House may discuss the situation arising out of the Bajour and Dargai incidents.

Mr. Chairman: We present it to the House. Then the discussion may start.

DISCUSSION ON BAJOUR AND DARGAI INCIDENTS

مولانا گل نصیب خان صاحب! آپ opening کریں گے۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان ، اعوذ با اللہ من الشطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) شکریہ جناب چیئرمین کہ آپ نے ہمیں انتہائی اہم قومی اور ملکی مسئلہ پر بولنے کی اجازت عنایت فرمائی۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے قومی اور ملکی معاملات اگر اداروں میں discuss کیے جائیں اور اس کے لیے معقول حل نکالا جائے تو یہ ملک و قوم کے مفاد میں بہتر ہو گا۔ اس وقت مجموعی طور پر قبائل کے اور خصوصی طور باجوڑ پر بمباری اور اس کے بعد اور ناخوشگوار واقعہ' درگئی کے مقام پر پاک آرمی کے نوجوانوں پر خود کش حملہ۔ یہی موضوعات ہیں جو کہ آج زیر بحث لائے جائیں گے۔

اس موضوع پر چند سوالات ایسے ہیں کہ جس کے لئے پوری قوم انتظار میں ہے کہ ان سوالات کے صحیح جوابات قوم کو مل سکیں اور وہ حقائق سے آگاہ ہو سکیں۔

نمبر 1 - باجوڑ پر حملہ امریکہ نے کیا ہے یا پاکستان آرمی نے کیا ہے؟

نمبر 2 - اس حملے میں غیر ملکی مارے گئے ہیں یا باشندگان وطن؟

نمبر 3 - مدرسہ اور مسجد میں دینی علوم کی تدریس ہو رہی تھی یا دہشت گردی کی training؟

نمبر 4 - کیا اس بمباری سے قبائل کا مسئلہ حل ہو جائے گا یا مزید مشکلات پیدا ہوں گی؟

نمبر 5 - درگئی کا سانحہ' سانحہ باجوڑ کا ردعمل ہے یا مغربی سرحدات پر حالات جنگ کے پیدا کرنے والوں کی حکمت عملی ہے؟

یہ چند سوالات ایسے ہیں جو اس مسئلہ سے خصوصیت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جناب چیئرمین! 13 جنوری 2006 ۔ کو باجوڑ میں ڈاماڈولہ کے مقام پر American Bombard طیاروں

نے حملہ کر دیا اور 18 تا 25 لوگ شہید ہو گئے۔ اس بمباری کے بارے میں پاکستان کے ترجمان کی وضاحت یہ تھی کہ یہ بمباری امریکہ نے کی ہے اور آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ اسی مسئلہ پر سینیٹ میں بحث بھی ہوئی اور یقین دہانی کرائی گئی کہ امریکہ کے سامنے احتجاج کیا گیا ہے اور آئندہ اس قسم کے واقعات رونما نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین! تقریباً کچھ وقفے کے بعد 30-10-2006 کو باجوڑ میں ایک دینی مدرسے اور مسجد پر بمباری ہوئی اور اس کے نتیجے میں تقریباً 80, 82 طلباء شہید ہو گئے۔ جس میں تقریباً 40 طلباء کرام کی تعداد معصوم بچوں کی تھی جو قرآن حفظ کرنے میں مشغول تھے۔ ان 82 طلباء کرام میں 70 طلباء باجوڑ کے مختلف علاقوں سے تھے جبکہ باقی طلباء کا تعلق دیر بالا' دیر پائن' سوات' گلگت' صوابی اور تیرہ سے ہے۔ باجوڑ کا زخم ابھی تازہ تھا اور اس پر فاتحہ خوانی جاری تھی کہ 8th November کو درگئی کے مقام پر فوجی جوانوں کی تربیت گاہ پر ایک خودکش حملہ کیا گیا جس میں ابتدائی training لینے والے تقریباً 42 جوان شہید ہو گئے جن کا تعلق ملک کے مختلف علاقوں سمیت' صوبہ سرحد سے تھا۔ جناب چیئرمین! مشرق اخبار کے survey کی پوری report ہے' ان کے نمائندگان گئے ہیں اور انہوں نے ایک report تیار اور شائع کی ہے کہ ان شہداء میں کوئی غیر ملکی نہیں تھا اور سارے اپنے ملک اور اپنے صوبے اور خصوصی طور پر باجوڑ سے تعلق رکھنے والے تھے۔ انہوں نے یہ report شائع کی ہے اور وہاں کے مقامی باشندوں کے بچوں اور ان کے والدین کے addresses اخبار میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ باجوڑ کے مقامی لوگوں کی سوچ اور فکر اور عینی شاہدین کے بیان یہ ہیں جنہیں اخبار نے نقل کیا ہے کہ صبح کے وقت شدید دھماکے کے بعد جب لوگ اٹھ گئے تو پاکستانی helicopters آئے اور پاکستانی helicopters نے missiles داغے' اور پہاڑوں پر fire کئے اور واپس چلے گئے' اصل حملہ America نے کیا ہے۔

ہمارا اب بھی یہ مؤقف ہے کہ یہ حملہ America نے کیا ہے اور اس کا صرف یہی ایک حملہ نہیں ہے' اس سے پہلے ڈاما ڈولہ پر حملہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے جنوبی وزیرستان اور شمالی وزیرستان پر حملہ ہوا۔ اس کے تناظر میں اور حالات کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ حملہ پاکستان آرمی کا نہیں ہے' امریکہ کا ہے۔ دوسرے نمبر پر اس حملے میں کوئی غیر ملکی نہیں

مارا گیا اور باشندگانِ وطن کو مارا گیا ہے' دینی مدرسے کے معصوم طلبہ مارے گئے ہیں۔ اس حوالے سے حکومت کا موقف یہ ہے کہ اس مدرسے میں دہشت گردی کی training ہو رہی تھی تو چالیس طلبہ' معصوم بچے جو حفظ قرآن کے طالبعلم تھے جن کو شہید کر دیا گیا' ان کے والدین' ان کے addresses اور ان کا پورا bio-data اخبار میں شائع کیا ہوا ہے۔ یہ مدرسہ خار' باجوڑ جہاں پر Political Agent بیٹھتا ہے وہاں سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر آبادی کے وسط میں ہے اور کم و بیش ایک کنال یا اس سے تھوڑی زیادہ جگہ پر آباد ہے۔ شمالی اور جنوبی وزیرستان میں جو حالات رونما ہوئے اور اس میں صوبائی حکومت' گورنر اور شمالی و جنوبی وزیرستان کے ممبران جرگہ کی عملی مشارکت سے جو معاہدہ ہوا تھا اس کے نتیجے میں قبائل میں امن قائم ہوا تھا۔ اس حوالے سے باجوڑ میں بھی جس دن بمباری ہوئی' صبح معاہدے پر دستخط ہونے والے تھے اور رات کو بعض لوگ اسی مدرسے میں مشورے کے لیے جمع ہوئے تھے کہ امن کے معاہدے پر کس قسم کے مذاکرت ہونے چاہییں اور کل اس پر دستخط ہونے چاہییں۔ ان پر بمباری کی گئی اور لوگوں کو شہید کیا گیا اور حکومت نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لے لی۔ ہمارا تو یہ موقف ہے کہ یہ حملہ امریکہ نے کیا ہے۔ اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ یہ حملہ امریکہ نے کیا ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کی sovereignty, دفاع اور ملکی سرحدوں کے تحفظ کا کیا بنے گا؟ ہماری آرمی کے جوان اور ملک کی حفاظت کرنے والے' اور فضائی حدود کا تحفظ کرنے والے کہاں تھے جب یہاں حملہ ہوا؟ اگر ایسا نہیں ہے اور ہماری ہی حکومت نے یہ حملہ کیا ہے' اس بات کو مان لیا جائے تو پھر دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سو یا اسی' بیاسی کے قریب لوگوں کو control نہیں کیا جا سکتا تھا؟ ان کے گرد دائرہ تنگ نہیں کیا جا سکتا تھا؟ ان کو قانون کے سامنے نہیں لایا جا سکتا تھا؟ کیا وہ لوگ اتنے طاقتور تھے اور ان کو دہشت گردی کی عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا تھا اور ان پر case نہیں چلایا جا سکتا تھا؟! گر اپنی حکومت' اپنی عوام پر' اپنی قوم پر writ of Government قائم کرنے کے لیے bombardment کرتی ہے تو حکومت کی گرفت اور ملک کے اندر حالات کو آپ خود سمجھیں۔

جناب چیئرمین! کسی جگہ training کرنے کے لیے' ظاہر ہے ہمارے ملک میں فوج ہے' Training کی درسگاہیں ہیں' اس کے لیے کتنی جگہ کی ضرورت ہوتی ہے؟ کون سے

سے فے کا انتخاب کیا جاتا ہے، کون سی جگہ پر جاتے ہیں؟ لہذا آبادی کے درمیان ایک کنال زمین
مسجد اور مدرسے کے درمیان وہ کون سی training ہو رہی تھی اور حکومت کا بیان یہ
ال سے ہم ان حالات کی monitoring کر رہے تھے۔ ایک سال تک ان لوگوں کو
ں یے چھوڑا گیا تھا؟ تاکہ وہ دہشت گردی کرتے چلے جائیں؟ تاکہ وہ ٹریننگ حاصل کرتے
رہیں؟ میرے خیال میں اس مسجد میں training تھی، نہ ہی اس مدرسے میں تربیت ہو رہی تھی۔
خالصتاً ایک دینی مدرسے اور دینی علوم کی تدریس والوں پر بمباری کرنے کے مقاصد ہمارے ذہن
میں نہیں آتے ہیں۔ ایک ہی سوال ہے اور وہ یہ کہ عالمی مستبد قوتیں پاکستان کو تقسیم کرنے
اور پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلی ہوئی ہیں اور اسی حکمت عملی کے پیش نظر کشمیر
کے مسئلے کو neutral لیا جا رہا ہے اور مغربی سرحد پر حالات جنگ پیدا کیے جا رہے ہیں اور
مسلسل معاہدوں اور جرگوں کو توڑا جا رہا ہے تاکہ اس سرحد پر حالات کشیدہ ہوں اور میں بصد
احترام عرض کروں گا کہ اگر پاکستان کا کوئی مخلص مسلمان مرتا ہے یا پاکستان کی سرحدات کی
حفاظت کرنے والا کوئی فوجی جوان مرتا ہے اور شہید ہوتا ہے تو امریکہ کو دونوں کے مرنے پر
خوشی ہو گی اور دونوں طرف ان مسلمانوں کے مرنے سے مغرب کو پریشانی نہیں ہو گی۔ پریشانی
اس ملک کے مسلمانوں کو ہو گی۔

لہذا محترم جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس بمباری سے، اس سے پہلے کی
بمباریوں سے، قبائل کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ بمباری مسائل کا حل نہیں ہے۔ کس لیے
بمباری کی جاتی ہے؟ تاکہ دہشت گردی کے culture کو فروغ دیا جائے، اور وہ فروغ کس لیے
دیا جا رہا ہے؟ تاکہ وہ لوگ جو جمہوری انداز سے تبدیلی کے خواہاں ہیں، جو ملک میں سسٹم چلا
رہے ہیں، ان کے ہاتھوں سے کام نکل جائے۔ لوگ پہاڑوں پر چلے جائیں او لوگ باقاعدہ اس
پوزیشن میں چلے جائیں تاکہ دہشت گردی کو فروغ ہو۔ ا ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت
پاکستان کو دہشت گردی کا نشانہ با جا رہا ہے۔ اور ہمارے ملک کے حکمران اس میں شریک ہیں
اور اگر شریک نہیں ہیں تو حالات کنٹرول کرنے میں کیا دقت ہے؟ ایک باجوڑ نہیں، پورے
قبائل، اگر ان کی ناکہ بندی کی گئی تو وہ ایک ہفتے کے اندر سب کے سب اسلام آباد آ جائیں
گے۔ کون سا مشکل کام ہے؟ ایک مدرسے والے کافی نہیں ہو رہے ہیں۔ لہذا جناب چیئرمین!

میری گزارش یہ ہو گی اور درخواست یہ ہو گی کہ حالات کو اس نہج پر لے جانے میں کچھ قوتوں نے ایک سماں باندھا ہوا ہے۔ لوگ مرتے ہیں، اپنے ہی ملک کے لوگ مرتے ہیں اور ان کی فاتحہ خوانی کے لیے جانے والوں کو منع کیا جاتا ہے۔ سیاسی لوگ اور قائدین جب جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ لوگوں کو تسلی دیتے ہیں۔ ان کو منع کیا جا رہا ہے۔ ملک کو آپس میں تقسیم کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں تاکہ یہ لوگ ایک دوسرے سے نہ مل سکیں۔ حالات سے آگاہی نہ ہو سکے۔ ہم جو کچھ TV اور اخبارات پر لاتے رہیں دنیا اس کے علاوہ کوئی معلومات حاصل نہ کر سکے۔

جناب چیئرمین! ہم حالات سے سیاسی فائدے کے حق میں نہیں۔ ہم ملک میں امن و امان کے حق میں ہیں۔ اگر امن و امان قائم ہوتا اور ملک میں قانون کی حکمرانی ہو جاتی ہے تو ظاہر بات ہے پھر کسی تقریر کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کسی debate کی ضرورت نہیں ہوگی۔ Debate اور تقریر کی ضرورت تو تب ہے کہ ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ملک کے ایک حصے میں جو کچھ ہو رہا ہے وہاں پر قائدین کو نہیں چھوڑا جا رہا ہے لہذا عملاً ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں جن کی وجہ سے ملک میں دہشت گردی پروان چڑھے اور ملک تقسیم کے راستے پر چل نکلے۔

جناب چیئرمین! بمباریوں اور گرفتاریوں سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ اگر آپ مسائل کا حل چاہتے ہیں تو وہی معاہدہ جو شمالی وزیرستان میں ہوا ہے، جس میں گورنر صوبہ سرحد کا انتہائی مثبت کردار ہے اسی معاہدے کو پورے قبائل میں نافذ کیا جائے اور اس کے حالات کو سازگار کیا جائے۔ دہشت گردی کو فروغ دے کے لئے ایسے اقدامات نہ کئے جائیں جس سے نوجوان نسل کے جذبات بھڑک جائیں جن پر پھر قابو پانا مشکل ہو گا جناب چیئرمین! اخبار کی یہ بھی خبر ہے کہ باجوڑ بمباری کے چوتھے روز بھی انسانی اعضا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں ملتے رہے لیکن چوتھے دن بعد ایسی خوشبو آ رہی تھی کہ لوگ سوچ نہیں سکتے تھے۔ ہماری موجودگی کے دوران درجنوں لوگ آکر شہداء کے کپڑوں اور چھوٹے اعضا کو اپنے رومالوں سے رگڑتے رگڑتے اپنی جیبوں میں رکھ لیتے۔ کئی گھنٹوں تک خوشبو رہی۔ موقع پر کئی صحافی بھی حیران ہو گئے اور مشاہدہ کرتے رہے۔ مدرسے کے دورے کے دوران اس وقت عجیب صورتحال

پیدا ہوئی کہ کچھ خواتین آکر انسانی اعضا میں اپنے لخت جگر کے ٹکڑے ڈھونڈنے لگیں، کسی کو خون آلودہ کپڑے، کسی کو جوتے اور کسی کو بستر ملا جسے وہ اپنی سینوں سے لگا کر چیختی رہیں اور کہتی رہیں کہ "اے اللہ ہمارے معصوم بچوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے اور لادین قوتوں کے ایسے ہی ٹکڑے ٹکڑے کرے تا کہ ہم بھی دیکھ لیں"۔

جناب چیئرمین! یہ ہمارے ملک کے اندر کے حالات ہیں اور یہ بھی ہے کہ قبائل کے حالات خراب کرنے کے لئے، ایک محتاط اندازے کے مطابق، اب تک اس مد میں ۲ ارب ۶۰ کروڑ ڈالر علاوہ باجوڑ کی حالیہ بمباری کے، حاصل ہو چکے ہیں۔ یہ رقم خاص خاص افراد کے مابین تقسیم کی گئی ہے۔ اگر واقعی یہ سچ ہے تو پھر جلد ہی حکومت پاکستان قبائلی عوام کی زندگی کی قیمت پر اس تجارت کو مزید وسعت دے گی جس سے قومی خزانے میں اربوں ڈالر جمع ہو جائیں گے اور بعض خاص الخاص افراد کو بھی حصہ ملے گا۔ قبائلی بچے یتیم ہوتے ہیں یا خواتین بیوائیں بن جاتی ہیں تو کیا ہوا! ہمارے وزیر اور مشیر تو مذہبی رواداری کے زریں اصولوں پر عمل پیرا ہیں اور ہندؤوں کی دیوالی، ہولی اور عیسائیوں کے ساتھ بے فکر ہوکر بسنت منائیں گے۔ قبائل ٹکڑے ٹکڑے ہو تو کیا پاکستان کے اصلی شہری تو صحیح سالم رہیں گے۔ لیکن اقتدار والوں کی خدمت میں دست بدست عرض ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے مگر اندھیر نہیں۔

جناب چیئرمین! ان حالات کو سامنے رکھ کر میری گزارش اور درخواست ہے کہ سانحہ درگئی کو سانحہ باجوڑ کے مقابلے میں پیش نہ کریں، یہ مناسب نہیں ہے۔ سانحہ باجوڑ اور سانحہ درگئی اس ملک کو تقسیم کرنے کے لئے، آرمی اور قوم کو آپس میں لڑانے کے لئے سازش ہے۔ یہ ہمارے ملک اور قوم کی تباہی کے لئے کیا گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ جو سانحہ باجوڑ میں ہوا۔ اور جن لوگوں کی حکمت عملی تھی ملک کی تقسیم کے لئے ان لوگوں نے یہ سانحہ بھی کر دیا۔ ہماری مجبوری، ہمارا رونا اور ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم ان جوانوں کے جنازے بھی پڑھتے ہیں جو جوان آرمی میں مارے جاتے ہیں اور ان جوانوں کے جنازے بھی پڑھتے ہیں جو مدرسوں میں شہید ہوتے ہیں دونوں ہماری قوم کے جوان ہیں۔ ہم کس طرف چلے جائیں اور کس کے ہاں فریاد کریں اور کس کے در پر انصاف اور عدل کے لئے درخواست کریں۔

جناب چیئرمین! اگر ایسے ہی حالات ملک اور قوم میں پروان چڑھتے رہے تو میرے

خیال میں حکمران رہیں گے اور نہ یہ ملک رہے گا اور نہ یہ ہمارے ادارے رہیں گے [illegible] ہے اور درخواست ہے کہ حالات کو سنجیدگی سے دیکھا جائے' غور سے دیکھا جائے۔ بمباریوں سے قبائل کے مسائل حل نہیں ہوسکتے' جرگے سے حل ہوسکتے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل نے امن معاہدہ میں ایک کردار ادا کیا ' اس کے بعد بھی باجوڑ کے واقعہ کے بعد تحفظ قبائل کانفرس بھی [illegible] کی' ساری جماعتوں کو دعوت دی۔ اس میں بھی یہی رونا رویا۔

جناب چیئرمین' اس کے بعد عوامی نیشنل پارٹی کی دعوت پر ایک جرگہ بلایا گیا اور وہاں پر بھی یہی تجاویز پاس کی گئیں۔ گزارش ہے کہ قوت اور طاقت سے حالات کبھی بھی معمول پر نہیں آسکتے۔ جناب چیئرمین حکومت کی طرف سے جو بیانات آرہے ہیں مزید اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں حالات معمول کے بجائے مزید بگاڑ کی طرف جا رہے ہیں۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے ایک بار پھر کہا ہے کہ باجوڑ میں ہلاک ہونے والوں کی عمریں ۲۰ سے ۳۵ سال کے درمیان تھیں۔ باجوڑ مدرسے کے مہتمم مولانا لیاقت اور مقامی طالبان رہنما مولوی فقیر کی سرگرمیوں پر حکومت گزشتہ ایک سال سے نظر رکھے ہوئی تھی۔ ہم نے مولانا لیاقت کو ہلاک کر کے ایک ہدف پورا کر لیا جبکہ دوسرے ہدف مولوی فقیر محمد کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ لاہور میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ باجوڑ مدرسے پر حملے سے تین منٹ قبل تک' وہاں پر دہشت گردوں کو تربیت دی جا رہی تھی۔ اور اس کی فلم بھی حکومت کے پاس موجود ہے۔ صدر مملکت کے لب ولہجہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت اب قبائلی علاقوں میں صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے طاقت کے استعمال کا فیصلہ کر چکی ہے۔ حالانکہ وزیرستان میں حکومت کے طاقت کے استعمال کا اچھا خاصا تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ جس کے بعد حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے حکومت نے وہاں امن معاہدہ کر کے صورت حال کو قابو میں کیا۔

باجوڑ ایجنسی کے متعلق حکومت کی پالیسی آج تک ہر ایک کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

جناب چیئرمین میں پھر بھی گزارش کروں گا کہ قوت سے' طاقت سے قوموں کو نہیں فتح کیا جا سکتا ہے اور جو حکمران اپنے ملک پر بمباری کرتے ہیں اور قوم پر بمباری کرتے ہیں اور اپنی قوم کو فتح کرتے ہیں اور خود فتح ہو جاتے ہیں' وہ کبھی قوموں کو فتح نہیں کر سکتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان شہدا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان جوانوں کو بھی جو درگئی میں شہید ہوئے

ہیں' ان کو بھی جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے ۔واٰخرُو دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین: اسفند یار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی، شکریہ جناب چیئر مین! جناب چیئرمین! میں شروع میں اپنے ساتھیوں سے درخواست کروں گا' چاہے وہ aisle کے اس طرف بیٹھے ہوں یا aisle کے اس طرف بیٹھے ہوں کہ یہ مسئلہ بڑا سنجیدہ ہے' بڑا پیچیدہ ہے۔ میں اسے سیاسی مسئلہ بھی نہیں کہوں گا۔ یہ مسئلہ جناب چیئرمین! اس ملک کے مستقبل کے لیے بالعموم اور ہم پختون قوم کے مستقبل کے لئے بالخصوص بڑا اہم ہے۔ اس ملک میں کسی صورت میں ہمارا یہ ارادہ نہیں تھا کہ ایسے issues سے ہم political milage لیں لیکن جناب چیئرمین! چند ایسے تلخ حقائق ہیں جو شاید اس side پر بیٹھے ہوئے میرے دوستوں کو اچھے نہ لگیں اور اس side پر بھی بیٹھے ہوئے میرے دوستوں کو بھی اچھے نہ لگیں لیکن حقائق ایسے ہیں جناب چیئرمین! کہ آج کے باجوڑ کو سمجھنے کے لیے آپ نے ان حقائق کو سامنے رکھنا ہے ۔ کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے کہ کیسی بہادری سے ۸۱ء میں ہم نے یہاں قصداً intentionally افغان مہاجر کو ' مجاہد بنایا کہ کوئی قوت ایسی ہے جو ان کے لیے ایسا کام کر سکے۔ہم مہاجرین کو یہاں trained کرکے' ان کو اسلحہ دے کر ' ان کو پیسہ دے کر'مہاجر کو' ہم نے مجاہد میں تبدیل کر دیا اورکیا یہ حقیقت نہیں جناب چیئرمین ! کہ اسی مجاہد کو پھر ہم نے طالبان میں convert کیا۔ اس ملک کی قوتیں بھی اس قوت کے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔ مغرب کی تمام قوتیں بھی اس کے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔ آج یہ کہا جا رہا ہے کہ طالبان القاعدہ سے زیادہ خطرناک ہے 'یہ جنرل مشرف صاحب کے اپنے الفاظ ہیں۔ ایک قدم آگے جاتا ہے کہ طالب پختون ہے اور پختون طالب ہے ۔ میں سینیٹ کے فلور پر یہ on record لانا چاہتا ہوں کہ طالب اس ملک کی establishment کی پیداوار ہے 'طالب ہماری پیداوار نہیں پختون معاشرے کی پیداوار نہیں' ٹریننگ اس کو ہم نے نہیں دی۔ ٹریننگ آپ لوگوں نے دی' ہم لوگوں نے ان کو نہیں لڑایا ' آپ نے لڑایا ہے ۔ ہم تو اس سے پیچھے لا رہے تھے جب ہماری اس کمیٹی میں ساتھی کہتے تھے کہ یہ جہاد ہے ۔ ہم کہتے تھے کہ

یہ جہاد نہیں فساد ہے۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ یہ لڑائی ہماری لڑائی نہیں نہ کل والی لڑائی ہماری لڑائی تھی جناب چیئرمین! جس میں ۲۲ لاکھ افغانوں کا خون بہہ چکا ہے اور اب تک افغانستان کے حالات معمول پر نہیں آ سکے۔ آپ کو یہ مدنظر رکھنا ہوگا کہ افغانستان میں تو ڈیڑھ کروڑ پختون ہیں۔ اب یہاں پرکھیل تم گرم کر رہے ہو یہاں ساڑھے تین کروڑ پختون آباد ہیں۔ اگر ڈیڑھ کروڑ پختون ۲۲ لاکھ سے اپنا مسئلہ حل نہیں کر پائے تو یہ ساڑھے تین کروڑ، کیا ایک کروڑ سے اپنا مسئلہ حل کر پائیں گے۔ ہر ایک سے میری درخواست ہوگی جناب چیئرمین! کہ اپنی انا کو، اپنے ذاتی مفادات کو ہم پیچھے چھوڑیں۔ آج کہا جاتا ہے کہ جس مدرسے پر بمباری ہوئی، شوکت سلطان صاحب Director General (ISPR) کہتے ہیں کہ ہم تو اسے ایک سال سے monitor کر رہے تھے۔ یار! ایک سال سے آپ monitor کر رہے تھے اور اس رات تم خود اور پولیٹیکل ایڈمنسٹریشن بیٹھ کر اسی مولانا لیاقت کے ساتھ ڈائیلاگ کر رہے تھے تو وہ ڈائیلاگ کے لیے آیا تو اسے گرفتار کیوں نہیں کیا۔ categorically question میں پوچھنا چاہوں گا جناب چیئرمین! میرا ایک سوال تو یہ ہے کہ جب آپ کو پتا تھا کہ مولانا لیاقت صاحب ٹریننگ دے رہے ہیں اور اسی شام آپ اس سے باتیں بھی کر رہے تھے تو آپ نے گرفتار کیوں نہیں کیا؟

نمبر ۲۔ کیا کوئی اٹھ کر یہ تردید کرسکتا ہے کہ ان مذاکرات کے دوران یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ اس بمباری کے دوسرے دن اسی مولانا لیاقت نے آکر Political انتظامیہ کے ساتھ ایک treaty پر دستخط کرنے ہیں۔ یہ میرا دوسرا سوال بنتا ہے۔ میرا تیسرا سوال یہ بنتا ہے کہ اگر آپ کو پتا ہے ایک سال سے یہاں ٹریننگ ہو رہی ہے تو اس treaty کے مذاکرات کے دوران آپ نے مولانا لیاقت کے کہنے پر اس کے بندوں کو رہا کیوں کیا؟ مطلب یہ ہے کہ کیا آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آپ نے دہشت گرد گرفتار کیے اور پھر ان ہی دہشت گردوں کو آپ نے دوبارہ رہا کیا۔ کنفوژن اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر مذاکرات کرتے وقت آپ مولانا لیاقت کو گرفتار کرتے تو collateral damage نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین! کوئی ذی شعور بندہ مجھے اٹھ کر یہ کہہ دے کہ collateral damage کا فائدہ حکومت وقت کو پہنچتا ہے تو میں ان کے ساتھ یہ بات تسلیم کرلیتا ہوں۔ collateral

لوگوں collateral damage سے فائدہ ان کو پہنچتا ہے damage کا فائدہ آپ کو نہیں پہنچتا کی ہمدردیاں وہاں transfer ہوجاتی ہیں۔ جناب! مجھے کوئی ایک مسئلہ بتا دے جو بندوق کے ذریعے حل ہوا ہو۔ آج جس مولانا لیاقت کو یہ دہشت گرد کہہ رہے ہیں، کل جب یہی مولانا لیاقت ہزاروں کی تعداد میں مالاکنڈ، دیر، سوات اور باجوڑ کے لوگوں کو کنڑ کے راستے افغانستان جہاد کے لئے لے جا رہا تھا، اس وقت تم لوگ کہاں تھے۔ کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ بندوں کو اس طرف لے گیا تھا۔ اس وقت یہ لوگ کہاں تھے۔

جناب والا! اب جب پالیسی تبدیل ہوئی میں کسی صورت پر ان لوگوں کو defend نہیں کررہا لیکن طریقہ واردات یہ ہے کہ یہ لوگوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ باقی ماندہ لوگ بھی بندوق اٹھائیں۔ جہاں پر ریاست اور ریاستی مشینری خود اٹھ کر تشدد کرتی ہے وہاں تمہیں کیا توقع ہے کہ عام بندے پھر کیا کریں گے۔ کیا عام بندے آکر تمہارے پاؤں پڑیں گے۔ جناب چیئرمین! اس ملک میں ایسے پاگل ہیں جنہوں نے پاؤں نہیں پڑنا۔ اور اس کا پہلا نتیجہ چاہے جتنا بھی کوئی کہے میں کم از کم اس پر واضح ہوں کہ باجوڑ کے واقعہ کا پہلا reaction درگئی کا واقعہ تھا۔ اگر میں آپ کے گھر پتھر ماروں، توقع یہ کروں کہ آپ میرے گھر میں پھول پھینکو گے!

جناب چیئرمین! ہم نے صرف آپ کے ہی نہیں بلکہ یہ پورا ایوان اور پوری قوم گواہ ہے کہ ہم تو تین پشتوں سے عدم تشدد کی سیاست والے ہیں۔ہم تو امن کی بات کرتے ہیں۔ اگر میں فاتحہ کے لئے درگئی جاتا ہوں تو کسی کو اعتراض نہیں ہوتا۔ میں جب اس دن گیا تو پہلے میں درگئی گیا۔ پہلے درگئی میں فاتحہ پڑھی، اس کے بعد باجوڑ گیا۔ میں گیا اس لئے تھا کہ باجوڑ کے لوگوں کو کہوں کہ تم اکیلے نہیں ہو اس ملک کے Democratic,moderate, liberal forces ایسی ہیں جو آپ کے ساتھ کھڑی ہیں۔ لیکن بارڈر پر پہنچ کر مجھے یہ پتا چلا کہ مملکت خداداد پاکستان کی سرحد یہاں ختم ہوگئی۔ وہاں پھاٹک پر جا کر مجھے پتا چلا کہ چونکہ میں اسلام آباد سے ویزہ لے کر نہیں آیا تو میں باجوڑ نہیں جاسکتا۔ وہاں پہنچ کر مجھے یہ کہا گیا کہ چونکہ تمہیں اجازت نہیں ہے اگر تم جاؤ گے تو ہم طاقت کا استعمال کریں گے۔ انہوں نے طاقت کا استعمال کیا۔ ضیاء الحق کے دور کے بعد۔اس جرنیل کے وقت tear gas کھائی تھی اور آج مجھے فخر ہے

کہ اس جرنیل کے زمانے میں بھی میں نے tear gas کھائی ہے۔ جناب والا! میں یہ بھی واضح کر دوں کہ اگر باجوڑ جیسا واقعہ کہیں اور ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ میں وہاں دوبارہ جاؤں گا جو مجھے روک سکتا ہے، روک لے۔ اس دن بھی بڑی کوشش کی گئی کہ میں باجوڑ میں داخل نہ ہوں، tear gas چلی، لاٹھی چارج کیا گیا اور آخر میں گولیاں چلائی گئیں لیکن باجوڑ میں کھڑے ہو کر میں نے جلسہ کیا۔ جناب والا! جب آپ ان لوگوں کو isolation میں رکھیں گے، آپ ذرا یہ سوچیں، جب ان کو isolation میں رکھیں گے تو اس سے مسئلہ خراب ہوگا یا ٹھیک ہوگا! اگر اس ملک کی جمہوری قوتوں کو آپ یہ اجازت نہیں دیتے کہ وہ ایسی چیزوں میں جائیں، اس کا فائدہ کسے پہنچتا ہے، یہ ذرا اپنے نفع نقصان کا حساب کتاب تو کریں۔

پھر جناب والا ہمیں یہ احساس ہوا کہ ریاستی مشینری، international community پاکستان کی حکومت سب اس خطے میں امن قائم کرنے میں ناکام ہوئے ہیں تو جہاں state machinery یا وہ جو قوتیں ہیں، ناکام ہو جاتی ہیں تو پھر صورتحال وہاں اپنے جو روایتی systems ہیں، ان پر جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اسی کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے ایک پختون امن جرگہ بلایا۔ میں سب کا مشکور ہوں کہ یہ سب آئے۔ ہر ایک نے اس میں اپنا role play کیا۔ پختون intellectuals بھی اس میں آئے، پختون فنکار بھی اس میں آئے، ex-bureaucrats بھی اس میں آئے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ political entities جو aisle کی اس side پر بیٹھی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قوت نہیں بخشی کہ وہ آ کر، اس سٹیج پر کھڑے ہو کر، امن کی بات کریں۔

جناب چیئرمین! آج اگر فاٹا جل رہا ہے، کسی کو اگر یہ توقع ہے کہ فاٹا کی آگ فاٹا میں رہے گی تو خدا کے لیے اپنے ذہن سے یہ سوچ نکال لو۔ وزیرستان پر جب بحث ہو رہی تھی تو اسی سمت پر کھڑے ہو کر آج سے ایک سال پہلے، آپ اپنا ریکارڈ نکالیں جناب! میں نے یہاں کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ وزیرستان کے بعد باجوڑ کی باری آئے گی۔ کاش! میں غلط ثابت ہوتا، میں غلط ثابت نہیں ہوا۔ مجھے اس بات پر افسوس ہے۔ جناب چیئرمین! میں آج بھی یہ warn کرنا چاہتا ہوں کہ اس طریقے سے مسئلے حل نہیں ہو سکتے۔ اس طریقے سے بگاڑ آئے گا، اس طریقے سے نفرتیں بڑھیں گی اور جب نفرتیں بڑھیں گی، آپ ذرا ایک بات ذہن نشین کر

لیں کہ درگئی میں جو واقعہ ہوا یہ تو ایف سی یا سکاؤٹس کے علاقوں یا ان کی installations پر بھی ہو سکتا ہے

why can't the Government take the cognizance of the message that was given in Dargai, the first time in the history of Pakistan when a military installation has been targeted in this way. Why?

یہ why کا حق تو ہمیں ہے کہ ہم ان سے پوچھیں کہ حاکم ہمیں بتائیں کہ یہ کیوں ہوا؟

جناب چیئرمین ! آج بھی لوگ اس بات کو جہاں بھی لے جائیں ' آپ کو اتفاق کرنا ہوگا کہ پورا مسئلہ جو ہے ' جب تک حکومت پاکستان بیٹھ کر افغانستان کے بارے میں ایک صحیح پالیسی نہیں اپنانے گی تب تک یہ مسئلے ختم نہیں ہونگے۔ میں تو clearly کہتا ہوں کہ جب تک پرامن افغانستان نہیں ' پرامن پاکستان کا تصور کرنا بے وقوفی کی بات ہے ' میں کبھی بھی تصور نہیں کروں گا۔ آپ کو پرامن رہنے کے لئے پرامن افغانستان کی ضرورت ہے۔ وہ surety اب اگر میں کہوں کہ انہوں نے دینی ہے تو ان کے بس کی بات نہیں۔ وہ surety کسی اور نے دینی ہے۔ ان کو یہ چاہیئے that peace comes to Afghanistan, only then peace will come to FATA and only then will come to the province. میں زیادہ لمبا نہیں جاؤں گا۔ آخر میں کئی مرتبہ حبیب جالب صاحب کا یہ شعر میں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔ آج پھر وہی شعر دہرا دیتا ہوں۔ جالب صاحب کہتے ہیں۔

محبت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقین مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

Thank You Mr. Chairman

Mr. Chairman: Before I call the next speaker, I would like to please emphasise the time; we should observe the time limits and be self-

disciplined. I think I will call now the next speaker Mr. Abdur Rasheed. .

سینیٹر عبد الرشید ، (عربی) شکریہ جناب چیئرمین! کہ آپ نے باجوڑ کے موجودہ سانحہ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ چونکہ میں ذاتی طور پر باجوڑ ایجنسی سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں ان احباب اور فاضل ارکان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تحریک التوا کے ذریعے سے اس مسئلے کو ایوان میں اٹھایا۔ باجوڑ کے مظلوم اور مفلوک الحال عوام کے ساتھ یکجہتی اور ان کے دکھ درد میں شرکت کا مظاہرہ کیا۔

جناب چیئرمین! بد قسمتی سے میرا تعلق کرہ زمین کے اسی خطے سے ہے جس کے مقدر میں یہ ہے کہ قوم اور عوام کے محافظ ان کے قاتل بن چکے ہیں۔ ان کی مساجد، مدارس، بچوں، عورتوں اور معصوم طلبہ کے قتل عام میں حکمران مصروف عمل ہیں۔ جس کی بنیادی اور اولین ذمہ داری قوم کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ جناب چیئرمین! تیس اکتوبر کو جو دلخراش اور المناک سانحہ باجوڑ کی پرامن سرزمین پر رونما ہوا۔ جس کے نتیجے میں ایک مسجد جو اللہ کا گھر ہے۔ ایک مدرسہ جس کا تعلق شعائر اللہ سے ہے، جس کا تعلق شاہ ولی اللہ سے ہے جہاں 83 طلباء، خادمان دین شہید ہوئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر ضد و تعصب کو بالائے طاق رکھا جائے تو سانحہ باجوڑ کا جو پیش منظر اور پس منظر ہے، اس کے جو بنیادی عوامل اور اصلی حقائق ہیں، وہ کسی سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہیں اور اگر ہم اس ایوان میں مخالفت برائے مخالفت کی سیاست چھوڑ دیں تو میرا خیال یہ ہے کہ باجوڑ کے سانحہ پر دو رائے قائم کرنے کا کوئی جواز اور گنجائش نہیں بلکہ اس پر بحیثیت پاکستانی اور بحیثیت عوامی نمائندگان ہماری ایک رائے ہونی چاہیے اور وہ یہ ہے کہ سانحہ باجوڑ دنیا کی تاریخ میں، بالخصوص پاکستان کی تاریخ میں بد ترین سانحہ ہے۔ یہ وہ عظیم ظلم ہے جس نے ہلاکو خان اور چنگیز خان کے ظلم پر پانی پھیر دیا۔

جناب چیئرمین! باجوڑ کا واقعہ ایک ابتدائی، حادثاتی اور اتفاقی سانحہ نہیں بلکہ یہ اس طویل جنگ اور بربریت کا حصہ ہے جو وقت کی فرعونی ذہنیت رکھنے والے، عالمی سامراج نے قبائل کے خلاف شروع کی ہے اور قبائل کو دہشت گرد، تخریب کار، القاعدہ وغیرہ جیسے مختلف ناموں سے بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے حالانکہ مبالغہ سے ہٹ کر یہ ایک حقیقت

ہے کہ باجوڑ کے عوام اور بالعموم قبائل میں امن یا اعتدال پسندی، حب الوطنی کا ایک مثالی جذبہ موجود ہے اور اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اسلحہ کلچر کے باوجود، قبائل نے ہمیشہ حکومت کے ساتھ مسائل کے حل کے لیے مذاکرات، افہام وتفہیم اور جرگے کا راستہ اختیار کیا۔

جناب چیئرمین! سانحہ باجوڑ کے حوالے سے حکومت کے دو دعوے سامنے آ رہے ہیں۔ جیسا کہ میرے بزرگوں نے ذکر کیا، ایک دعوی یہ ہے کہ حملہ افواج پاکستان نے کیا ہے۔ ہم معقول وجوہات اور دلائل کی بنیاد پر اس دعوے کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سے نو دس مہینے پہلے تیرہ جنوری کو جو حملہ ڈاماڈولا نامی گاؤں پر ہوا تھا اس میں بھی ہماری حکومت کے متضاد بیانات آ رہے تھے اور اس وقت بھی حکومت اس کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھی کہ یہ حملہ امریکہ نے کیا ہے لیکن جب امریکہ نے خود اعتراف کیا تو حکومت نے بھی تسلیم کیا۔ لہذا نو مہینے کے بعد اسی نوعیت کا حملہ ہوا اور یہ اسی حملے کا تسلسل ہے اور یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ امریکہ کا حملہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ باجوڑ ایجنسی کی جو اصل صورت حال ہے کہ طالبان حکومت کے خاتمے کے بعد باجوڑ ایجنسی کے کئی افراد پر حکومت کا الزام تھا کہ یہ دہشت گرد ہیں اور غیر ملکیوں کو پناہ دیتے ہیں۔ اسی الزام کے تحت حکومت نے ان افراد پر چھاپہ مارا اور ان کے کئی افراد کو گرفتار کیا۔ تحقیقات کے بعد اس سانحے سے دس دن پہلے حکومت نے ان افراد کو رہا کیا۔ لہذا ان افراد کی رہائی، ان کی بریت کا واضح ثبوت ہے کہ یہ لوگ دہشت گرد نہیں ۔ ٹھیک دس دن بعد حکومت کی طرف سے ان پر حملہ، یہ عقل اور سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک طرف آپ ان کو رہائی دیتے ہیں اور دوسری طرف آپ ان پر حملہ کرتے ہیں۔

تیسرا یہ کہ ان ملزم افراد کے ساتھ اور حکومت کے درمیان ایک معاہدہ طے پانے والا تھا۔ اس معاہدے میں مولوی لیاقت باقاعدہ فریق تھا۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ یہ معاہدہ مولوی فقیر کے ساتھ نہیں تھا۔ مولوی فقیر اور مولوی لیاقت دونوں اس میں فریق تھے ۔ جس دن یہ حملہ ہوا اسی دن معاہدہ پر جانبین کی جانب سے دستخط ہونے والے تھے ۔ تو یہ بات بھی سمجھ اور منطق سے بالاتر ہے کہ حکومت ان کے ساتھ ایک طرف، معاہدہ کر رہی ہے اور دوسری طرف ان پر حملہ کر رہی ہے ۔ اس کے علاوہ امریکہ کا جاسوس طیارہ ایک مہینے سے اس علاقے پر پرواز کرتا رہا۔ اور حملے سے پہلے اسی رات، اسی طیارے نے پرواز کی تھی۔ اس کے بعد جب حملہ ہوا تو یہ اس کا

واضح ثبوت ہے کہ یہ حملہ امریکہ نے کیا ہے۔

اس کے علاوہ عملے ۔۔ دوسرے دن پاکستان کے سارے اخبارات میں آیا تھا کہ امریکہ کے ایک ٹی وی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ حملہ امریکہ کے 'ایک' بغیر پائلٹ طیارے نے' کیا ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا ذرا خیال رکھیں۔

سینیٹر عبدالرشید ۔ لہذا جناب چیئرمین ! یہ وہ معقول وجوہات ہیں جو حکومت کے اس دعوے کی تردید کرتی ہیں کہ یہ حملہ حکومت پاکستان نے کیا ہے ۔ میرے خیال میں یہ کوئی فخر کی بات نہیں آپ نے نہ کوئی ملی دشمن مارا ہے' نہ کوئی ملکی دشمن مارا ہے؛ بلکہ اپنے مدرسہ اور مسجد جو شعائراللہ ہیں' پر حملہ کیا ہے۔ تو پھر شرم کی بات یہ ہے کہ آپ فخر سے کہتے ہیں کہ ان خادمان دین کی شہادت اور شعائراللہ کے توہین کے مرتکب ہم ہیں۔ میں موجودہ حکمرانوں کی جرأت پر حیران ہوں کہ ایک طرف حدود اللہ پر حملہ کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہے اور دوسری طرف مدرسہ اور طلباء پر حملہ کرتے ہوئے عوام پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔

دوسرا دعویٰ جناب والا ! حکومت کا یہ ہے کہ اس جگہ Training Centre تھا ۔ اور اس میں مرنے والے خودکش حملہ آور تھے ۔ تو نہایت اختصار کے ساتھ جناب چیئرمین! مدرسہ اور training centre میں واضح فرق ہے اور دونوں کی شناخت کے لئے اپنی اپنی علامات ہوتی ہیں۔ training centre پہاڑ اور صحرا میں ہوتے ہیں کہ جہاں پر اسلحہ ہو۔ یہ مدرسہ حکومت کے سرکاری headquarter سے تقریباً چار یا پانچ کلومیٹر پر واقع ہے۔ میں خود حملہ کے تقریباً تین گھنٹے بعد وہاں پہنچا۔ میں نے خود حالات کا مشاہدہ کیا' اس جگہ سے جو چیزیں برآمد ہوئیں وہ طلباء کے لاشے تھے جن کے ٹکڑوں کو ہم نے اکٹھا کیا' قرآن کریم اور دینی کتابوں کے نسخے تھے۔ میں قسمیہ طور پر کہتا ہوں کہ وہاں بندوق تھی' نہ ہی گولی تھی اور نہ کسی کے پاس سے اسلحہ برآمد ہوا تو یہ کیسا training centre تھا۔ اس کے باوجود جتنے بھی ملکی' غیر ملکی' پریس والے' میڈیا والے وہاں آئے' وکلاء کے وفد آئے' ان کی رپورٹ دنیا کے سامنے آئی ہے کہ یہ ایک مدرسہ تھا' اس

میں مرنے والے سب کے سب طلباء تھے بلکہ میں کہتا ہوں کہ جس دن سے امریکہ اور ان مقلدین کی طرف سے دہشتگری کی اصطلاح نے دنیا میں شہرت پائی ہے۔ اسی دن سے آج تک ہم دہشتگردی کی تعریف کی تلاش میں تھے کہ دہشتگردی کی تعریف کیا ہے۔ اس کا معیار کیا ہے اور خارج میں اس کا مصداق کیا ہے۔ لیکن باجوڑ کے حملے میں جب معصوم طلباء شہید ہوئے اور پھر حکومت نے دعویٰ کیا کہ یہ دہشتگرد تھے، تو میرے خیال میں دہشتگردی کی تعریف سامنے آئی کہ دہشتگرد ہر وہ شخص ہے کہ جس کا تعلق مسجد یا مدرسہ سے ہو۔ لہذا اس تعریف کی بنیاد پر پاکستان کی ساری عوام دہشتگردی کے زمرے میں آتی ہے، اس لئے کہ مسجد اور مدرسے سے ہر مسلمان کا دلی اور روحانی ربط ہے۔ میرے خیال میں یہ پوری عوام کے خلاف جنگ کا آغاز ہے۔

جناب چیئرمین! یہ حملہ صرف باجوڑ ایجنسی کے عوام پر نہیں بلکہ یہ سارے پاکستان کی عوام پر حملہ ہے، یہ باجوڑ کے مدارس اور مساجد پر حملہ نہیں بلکہ یہ پوری امت کے مدارس اور مساجد پر حملہ ہے، اس سے ملک کی آزادی اور سالمیت متاثر ہوئی ہے۔ ایک سازش کے تحت قبائل اور فوج کو آپس میں لڑانے کی مذموم سازشیں ہو رہی ہیں۔ باجوڑ کے بعد درگئی کا سانحہ جس پر ہم کو بھی دکھ اور درد ہے، یہ ملکی نقصان اور تاوان ہے لیکن یہ باجوڑ کے واقعہ کا ردعمل نہیں۔ میرے خیال میں درگئی کے واقعہ کو باجوڑ کا ردعمل قرار دینا بھی ایک سازش کی عکاسی کرتا ہے۔ جناب والا! میں آخر میں گزارش کرتا ہوں کہ ملکی استحکام کی خاطر، ملک کی سالمیت کی خاطر ان سازشوں کا سدباب کیا جائے اور قبائل کے مظلوم عوام پر رحم کر کے ان کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، رضا ربانی صاحب نہیں ہیں؟ لابی میں ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب وہ باہر نکلے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین ، اچھا چلیں ، I wanted to discuss something when he is also here. اسفند یار صاحب بھی نہیں ہیں ۔ Next speaker is Mr. Raza Muhammad Raza

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب والا! مندوخیل صاحب بولنا چاہیں گے۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب آپ بولنا چاہیں گے؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! میں دوسری sitting میں بات کروں گا' اگر موقع ملے گا تو شام کی sitting میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین، شام کی sitting کے بارے میں ابھی discuss ہو رہا ہے شاید آج نہ ہو۔ monday یا شاید اس میں تھوڑا اور break ہو' ابھی یہ discuss ہو رہا ہے' ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب والا! جو next speaker ہے اس کا نام لے لیں۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب! آپ پھر بعد میں بولنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، میں بعد میں بولنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ رضا محمد رضا صاحب بھی بعد میں بولیں گے تو عباسی صاحب آپ آج بولنا چاہیں گے؟

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں بھی بعد میں بولوں گا۔

جناب چیئرمین، اچھا ٹھیک ہے۔ ساجد میر آپ بولنا چاہیں گے؟ شاید دوپہر کے بعد session نہ ہو' جمعہ ہے ساڑھے بارہ بجے تک adjourn کر دیں گے۔ ابھی discussion چل رہی ہے' پکا نہیں ہے کہ دوپہر کا ہو گا یا نہیں۔ جی بنگزئی صاحب بولنا چاہتے ہیں تو بے شک بولیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (تلاوت) جناب چیئرمین!--

جناب چیئرمین، بنگزئی صاحب! ذرا ایک منٹ میں ایک point کرنا چاہ رہا تھا' اگر مجھے اجازت دیں۔

I just wanted to go back, Asfandyar Wali sahib is not here, we have a good working relationship and I think that has been recognized by

the public also, I often acted as a bridge but I am very happy when the Leader of the House, Leader of the Opposition and Ministers decide things themselves. And If a commitment was made and it was rather an inadvertent error that there was a communication gap, nothing deliberate. I think just keep in mind the human factors, I would like to, inspite of Mr. Asfandyar Wali having been withdrawn privilege motion, talk to the Minister and he has.......

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: So, I was saying, I would like to and the Minister agreed and I will tell the Leader of the House also that we should abide by our commitment; man should keep up words and we refer the matter to the committee but. I would request both the sides not to get excited, there can be human error and we should not issue subjective comments also. I think that, issue is not worth keeping on record, either.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am very grateful to you and you always been very indulgent and you always been very kind, particularly towards the Opposition. And that is one of the reasons, if not the premier reason why, the House has been functioning so well and *Insha-Allah* it will continue to function in that manner.

جناب چیئرمین، انشاء اللہ۔

Senator Mian Raza Rabbani: The Leader of the House almost at all occasions, as well as the Minister of State for Parliamentary Affairs

are also very accommodating and cooperative always. As far as today's incident is concerned sir, I think, we should treat it as a transaction that has taken place, enclosed. We would have most willingly acceeded on the question that yes, a communication gap can take place and that the Minister was not informed. But here two things have taken place sir. No. 1, the Minister jumped in for no rhyme or reason when it was not in his Ministry, the matter was not concerned with the Ministry of Interior; it was a matter with the State, Frontier and Kashmir Affairs Ministry for which he is not the Minister and the honourable Minister for Parliamentary Affairs had already spoken to the Minister concerned and obtained his no objection on the matter being referred No. 1. No. 2, the manner in which the honourable Minister tried to browbeat the Senator in question, namly Asfandyar Wali and then the manner in which he tried to browbeat the entire Opposition has left a very bad taste in everyone's mouth but let me assure you, it would not affect the functioning of the House but we have collectively decided, the combined Opposition has decided collectively that the matter is closed and as a protest against the attitude of the Minister of Interior we will not be pressing this motion. I am, once again on behalf of the entire Opposition; thankful to you, thankful to the Leader of the House that he made personal efforts by going to the concerned Senator but this is a decision that we have taken in principle, in protest against the attitude of the Minister for Interior.

Mr. Chairman: I respect what you are saying and if I may just

discuss the matter a little further, sitting here, I can see things in a different manner with nobody obstructing the view then probably from there, one member because Bajour was to be discussed subsequently that is, he was here. We asked him to come. In this particular matter and may be, he got involved because I looked at him, so the fault is more of mine than his and I think initially he just said," I will give background", that is all, he said. He did not say anything else. So, if we keep that in mind, I think he was not in opposition because he had not gone there, normally there is a tendency anything that comes once, at the other side there is the initial reaction to oppose it. So, he was not breifed, so that was the gut reaction. Secondly, he got up because he has been asked to come for the Bajour when the discussion to take place on the requisitioned session and I looked at him. So, I think, may be, he got up because when I looked at him. The fault is more of mine than anybody's. But sitting here I did not see him reacting strongly.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, you show more than indulgence particularly towards the front benches on the Treasury side. You always try to bail out the Ministers but I don't think it was your mistake. The Minister was fully aware that the matter was not within the competence of his Ministry and he did not say that he would just like to give the background. If you look at the record, his initial remarks w opposed and then I will give the version of ....

Mr. Chairman: I think, I asked," Is it opposed", and looked at

him.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the point is that he should have told you as they have done on so many occasions that sir, this does not concern my ministry. Therefore, I can not take a position on that.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے اس معاملے میں دو تین submissions رہ گئی ہیں، وہ کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ میں Leader of the Opposition کو join کروں گا اور انہوں نے combined Opposition کی طرف سے یہ بات کہی ہے کہ آپ نے، Leader of the House, Wasim Sajjad اور Minister of State for Parliamentary Affairs, Agha Sahib نے اس وقت بھی اور اس سے پہلے بھی تعاون ہی نہیں بلکہ کوشش کی ہے کہ اس House میں سب کو ساتھ لے کر چلیں اور ساتھ ہی ہم نے بھی یہ کوشش کی ہے۔ بہت سے ایسے معاملات جن میں ہمیں شدید اختلاف ہوتا ہے، تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن ہم نے کہا نہیں سینیٹ کا اپنا وقار ہے، اپنا انداز ہے، اس میں ہمیں اسی انداز میں چلنا چاہیے اور انشاء اللہ ہماری یہ کوشش آخری وقت تک رہے گی۔ Having said so, جب بھی پارلیمان کے آداب اور روایات میں کوئی چیز by understanding طے ہو جاتی ہے، پھر اس سے deviate نہیں کیا جاتا۔ اس سے پہلے بھی یہ چیزیں ہوئی ہیں، جس کا نوٹس لیا گیا ہے اور آپ کی رہنمائی میں انہیں reconcile بھی کیا گیا ہے لیکن there is a limit to it اور یہ معاملہ اس لیے بہت اہم تھا کہ اس سے پہلے بھی جب MMA کے صدر اسی علاقے میں گئے ہیں تو بعینہٖ واقع ہوا ہے، اسی طرح روکا گیا۔ پھر جب سینیٹر گئے ہیں تو یونہی کیا گیا ہے۔ اس لیے ہم یہ چاہتے تھے کہ یہ بات record پر آ جائے ورنہ ہماری نگاہ میں پارلیمنٹ کے ارکان کو سیاسی movement کا حق پورے ملک میں ہے، کسی کو بھی روکنے کا حق نہیں ہے اور ہم اسی بات کو establish کرنے اور منوانے کے لیے کوشش کریں گے تاکہ آئندہ کے لیے یہ بات ایک سیاسی precedent کے طور پر establish ہو جائے۔ لیکن اسے obstruct کیا گیا ہے۔ میں کسی

کی نیت پر حملہ نہیں کر رہا، ہو سکتا ہے یہ communication failure ہو۔ لیکن اگر یہ communication failure ہے ' تب بھی یہ اتنا serious ہے کہ اس پر اپوزیشن کے لیے' اپنے فیصلے کو ریکارڈ کرانا ' اس پر قائم رہنا بہت ضروری ہے ۔دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب والا! پہلے بھی میں نے کہا ہے ' ایک بار پھر میں آپ کو بھی اور Leader of the House کو بھی invite کروں گا کہ adjournment اور privilege میں بڑا جوہری فرق ہے ۔ adjournment کے لیے ضروری ہے کہ اسے متعلقہ وزیر یا اس کا کوئی نمائندہ oppose کرے اور پھر اس کو allow کیا جائے ۔ اس لیے کہ اس کی جو admissibilities ان کے پاس ہیں ' وہ ہاؤس میں طے ہوتی ہیں ۔ اس کے برعکس privilege motion جو ہے ' اس کی initial admissibility چیئرمین کے پاس ہے اورساری admissibilities ان کے پاس ہے۔ اس میں گورنمنٹ کہیں بھی نہیں آتی ۔ اس لیے گورنمنٹ کو oppose کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر privilege motion پر آپ oppose کرتے ہیں یا نہیں؛ تو میری نگاہ میں یہ rules کے خلاف ہے ۔ یہ پارلیمنٹ کی روایات کے خلاف ہے ۔ اس لیے کہ privilege motion جو ہے وہ directly Chairman and the person and the House اس میں گورنمنٹ کہیں بھی نہیں آتی ۔ Adjourment میں ضرور آتی ہے ۔ اس لیے ان کے فرق کو سامنے رکھنا چاہیے اور متعلقہ وزیر سے یہ مطالبہ کرنا اور اس پر response ملنا دونوں میری نگاہ میں پارلیمانی آداب اور قواعد کے خلاف ہیں ۔

تیسری بات کی طرف میاں رضا ربانی نے بھی کہا، حقیقت یہ ہے کہ مجھے دکھ سے یہ بات کہنا پڑتی ہے ' میں personal بات کبھی نہیں کیا کرتا اور شیر پاؤ صاحب کا ' پرانے Parliamentarian ہیں ' بالعموم رویہ اچھا رہا ہے ۔ لیکن نہ معلوم کیوں جس زبان، جس انداز ' حتیٰ کہ جس language کا یہاں اظہار کیا ' یہ ہم سب کے لیے بہت تکلیف کا باعث ہے اور اگر آپ اس چیز کو precedent بنائیں گے ،تو پھر اس ایوان کی حفاظت نہیں کی جا سکتی ۔ اس لیے میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ ان تینوں نکات پر آپ بڑے ٹھنڈے دل سے غور کریں اورجو بات کہہ رہے ہیں، وہ ضد کی بنا پرنہیں کہہ رہے، بلکہ اصول کی بنا پر کہہ رہے ہیں اور اس لیے کہہ رہے ہیں کہ ہم آئندہ کے لیے اس بات کو establish کرنا چاہتے ہیں ۔ جب

معاملات طے ہو جائیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کا احترام کیا جائے گا' اس سے deviate نہیں کیا جائے گا۔ شکریہ

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ایک منٹ ۔ رہنمائی کا شکریہ ۔اس پر توجہ ہے' تھوڑ rules بھی check کرلیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، میں ان سے گزارش کرتا ہوں ۔ ویسے یہ موقع تو نہیں تھا کہ ہم اس technical چیز میں پڑ جاتے' debate میں کہ oppose کرنا ضروری ہے یا نہیں ۔ میرا خیال ہے کسی اور موقع پر بات کریں گے ۔ اس وقت میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں جی کہ ہم تہہ دل سے احترام کرتے ہیں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کا اور جس وقت ان کا کوئی personal ایسا issue آ جائے تو اس debate میں جائے بغیر کہ یہ صحیح ہے ' غلط ہے ' ہم اس پر اکثر یہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے' اسے کمیٹی میں بھیج دیں اور آج جو کچھ ہوا یہ ہماری غلطی ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہمیں چاہیے تھا کہ شیرپاؤ صاحب کو confidence میں لیتے۔ اس لیے کہ یہ واقعہ State and Frontier Region کا نہیں ہوا تھا ۔ یہ واقعہ settled area میں ہوا تھا ۔ یعنی جو رو کا گیا۔

جناب چیئرمین، یہی بات وہ point out کرنا چاہ رہے تھے۔

سینیٹر وسیم سجاد، وہ جا رہے تھے ادھر ۔ تو ہماری غلطی ہے ۔ یعنی ان کی غلطی ہے نہ آپ کی غلطی ہے ' ہماری غلطی ہے۔ ہمیں چاہیے تھا کہ جب ہم نے یہ کہا کہ جی یہ ہمارے ایک سینیٹر کا معاملہ ہے ' تو جانے دیں کمیٹی میں اور وہاں پر فیصلہ ہو جائے گا کہ breach of privilege ہوا ہے یا نہیں ۔ لیکن ہماری misunderstanding کہ ' آخر ہم انسان ہیں' ہم سے غلطیاں ہوتی ہیں اور آج ہم سے غلطی ہوئی ہے ۔ ہمیں چاہیے تھا کہ شیرپاؤ صاحب سے consult کرتے ان کو بھی confidence میں لیتے کہ ہم نے کیا understanding کی ہے اور ان کے خیال میں یہ تھا اور وہ بھی oppose اس طرح نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ چاہ رہے تھے کہ اگر ایک نقطہ نظر آئے گا تو میں کم از کم اپنا نقطہ نظر پیش کر دوں ۔ بہرحال یہ ہماری غلطی ہے اور شیرپاؤ صاحب ' اس لیے کہ یہ اس علاقے میں ہوا ہے۔ جو ابھی region شرو

نہیں ہوا تھا ۔ یہ Interior کے دائرہ کار میں آتا ہے ۔ بہرحال یہ غلطی ہوئی ہے اور میں بھی تسلیم کرتا ہوں غلطی ہوئی ہے اور ہم ہمیشہ جس طرح پہلے احترام کرتے تھے ' کرتے رہیں گے اور وہ اس لیے کہ یہ قابل احترام شخصیات ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ادھر بیٹھیں یا ادھر بیٹھیں ۔ یہ قابل احترام ہیں۔ تہہ دل سے ان کی عزت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور ان کی جو privileges کی بات ہو گی ' جس طرح ہمارا پہلے طریقہ کار تھا ' وہی کریں گے اور آج کی جو غلطی ہے ' میں ان سے بھی کہوں گا we apologize کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے ۔ مجھ سے ہوئی ہے as Leader of the House and اس میں شیرپاؤ صاحب ' کیونکہ ہم نے انہیں confidence میں نہیں لیا تھا ۔ We should have taken him into confidence that is our mistake.

جناب چیئرمین، یہی میں کہنا چاہتا تھا۔ ایک تو اپوزیشن کو بھی یہی impression تھا we will seek your guidance کہ privilege motion میں refer ہوتا ہے یا نہیں ۔ we will seek your guidance and look back at it اور اسی وجہ سے میں نے بھی اور ہم نے اور ان کی بھی involvement تھی کہ settled area تھا ' اس لیے ان کی responsibility ' اس میں discussion پر بھی وہ یہاں موجود تھے ' ورنہ رند صاحب آتے یا وہ کسی اور کو کہہ دیتے ۔ I think تھوڑا background میں یہ بھی ذہن میں رکھیں اور اس کے بعد sensitivities آ گئیں ۔ I would again look at it and in any case the final decision of referring to the committee now, rests with the Chair.

جس کو بھی اللہ تعالیٰ وہاں بٹھائیں۔ تو

I would in any case then prevail but unfortunately thank God that the point is cooled down and then we will take it up again and it was withdrawn also. I reserve my ruling on this, may be we can discuss that further, that option remains with the Chair, we will take it up subsequently but I have the background

شیرپاؤ صاحب کا کوئی ایسا نہیں ہے۔

Because it was in the settled area and because I am looking at it even we are having that impression also. I am sure all the Ministers have the highest regard and he has conveyed to me....

Bangulzai sahib, would you like to speak.

Senator Liaquat Ali Bangulzai: I would like to deliver my speech.

Mr. Chairman: Would you like to deliver now.

Senator Liaquat Ali Bangulzai: Of course.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! طے کیا ہوا تھا؟

جناب چیئرمین، طے یہ ہوا تھا جیسے آپ نے demand کیا۔ We will adjourn now and reconvene on Monday. وسیم صاحب! یہ agree ہوا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، جی ہاں۔

Mr. Chairman: Monday Evening or Monday Morning?

Senator Wasim Sajjad: Monday evening and we will continue the discussion and then on Tuesday we will prorogue.

Senator Mian Raza Rabbani: Two Sessions on Tuesday and then we will prorogue.

Mr. Chairman: Monday evening, at 5. p.m.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, at 5. p.m. and Tuesday 10'O clock in the morning.

Senator Wasim Sajjad: We will meet on Monday then we will

meet on Tuesday and prorogue on Tuesday.

Mr. Chairman: O.K. this is agreed. Bangulzai Sahib, would you like to speak now. O.K.

مختصر رکھیں، پھر شاید جمعے کی نماز کا وقت ہو جائے۔ جی لیاقت علی بنگزئی۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین! سانحہ باجوڑ اور درگئی کے حوالے سے یہاں ہمارے فاضل اراکین نے جس انداز میں بحث کی، میں ان کے جذبات کو سراہتے ہوئے بحث کو مزید آگے لے جانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہاں بات ہوئی کہ یہ حملہ امریکہ کی طرف سے ہوا یا پاکستانی فوج کی طرف سے ہوا؛ لیکن میرا یہ سوال نہیں کہ یہ حملہ کس نے کیا؛ جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ اس کے فوائد کس نے سمیٹے؛ اگر ہمارے وزیر داخلہ صاحب متوجہ ہوں اور یہ نوٹس لیتے رہیں تاکہ میں اپنے تین سوالوں کا جواب ان سے لے لوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، وہ میں نے اس وقت کہا تھا۔ دونوں طرف سے جو personal remarks تھے وہ میں نے پہلے کہہ دیا ہے کہ جس طرف سے بھی personal remarks تھے they have been expunged already.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی. جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ سوال یہ نہیں ہے کہ یہ حملہ کس نے کیا؛ امریکہ نے کیا یا پاکستان نے کیا؛ اسی حادثے کے نتیجے میں کچھ ایسے سوالات پیدا ہو رہے ہیں جن کا ۱۵ کروڑ عوام کو شدت سے انتظار ہے۔ جناب چیئرمین! پہلا سوال اگر منسٹر صاحب یہ نوٹ کرتے جائیں اور اپنے جوابی تقریر میں وہ ۱۵ کروڑ عوام کو مطمئن کر لیں تو پوری قوم ان کی شکرگزار رہے گی۔ جناب چیئرمین! پہلا سوال یہ ہے کہ اس حملے کے بعد اس کے نتائج کے اعتبار سے جو فوائد یا جو نقصانات ہوئے وہ فوائد کس نے سمیٹے؛ ظاہر ہے کہ حملے سے ۴ یا ۶ گھنٹے پہلے یہ طے ہو چکا تھا کہ اگلی صبح معاہدہ امن پر دستخط ہوں گے، مولوی

لیاقت علی صاحب اور مولانا فقیر محمد صاحب اس پر دستخط کرلیں گے۔ رات کو اس پر ان کی باقاعدہ بات چیت ہوئی تھی لیکن جب ان کو مدرسے پہنچایا گیا اور اس کے بعد سحری کے وقت جب معصوم طلباء اور ان کے اساتذہ کرام نیند میں تھے تو ان کو موت کی آغوش میں پہنچانے کے بعد صبح جو معاہدہ ہونے والا تھا وہ cancel ہوا۔ اس کا فائدہ کس کو حاصل ہوا ۔ شیر پاؤ صاحب شاید ابھی تک اسی کیس میں مصروف ہیں۔ آپ نوٹ کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین ، یہ دونوں Minister and Minister of State بھی موجود ہیں۔ میں نے calculation کی ہے ' جناب چیئرمین! اس عملے کا سب سے زیادہ فائدہ امریکہ اور اس کے حلیف مغربی ممالک کو ہوا۔ ان کا ایک ا۔یجنڈا ہے کہ مسلمان قوتوں کو آپس کے اتحاد اور یگانگت کے لئے کوئی بھی موقع میسر نہ ہونے دو۔ اسی حوالے سے جب صبح ۸۰ علماء کرام اور طلباء شہید ہوئےتو اس کے ردعمل میں ہمارے علماء کرام نے پھر بھی یہ کہا کہ ہم اس معاہدے کو منسوخ نہیں کریں گے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ یہ معاہدہ نہیں ہوا' تو اس کا فائدہ امریکہ کو حاصل ہوا تاکہ مسلمان آپس میں الجھ جائیں اور ایک دوسرے کے گلے کاٹتے رہیں۔

اسی ایوان میں ہمیں وفاقی وزیرقانون نے یہ طعنہ دیا کہ جب پاکستان بن رہا تھا تو علماء کرام نے اس کی مخالفت کی۔ جناب چیئرمین! میں نہیں سمجھتا کہ علماء کرام نے اس انداز میں اس کی مخالفت کی تھی' لیکن انہوں نے کچھ تحفظات پیش کئے تھے۔ میں سلام کرتا ہوں ان علماء کرام کے سیاسی ادراک کو کہ جنہوں نے آج سے ساٹھ سال پہلے سمجھ لیا تھا کہ یہ ملک جس مقصد کے لئے بن رہا ہے وہ مقصد یہ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوں گے' بلکہ اس ملک میں خونریزی اور ایک دوسرے کے ساتھ قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا جانے گا۔

جناب چیئرمین! حیرت کی بات یہ ہے کہ کانگریس وہ پارٹی ہے کہ جس کی بنیاد ایک Retired Section Officer جوکہ برطانیہ کا تھا اس نے رکھی تھی۔ اورمسلم لیگ کی قیادت کے لئے بھی Establishment کی طرف سے باقاعدہ ان کو پیغام دیا گیا کہ آپ مسلم لیگ کے نام سے ایک پارٹی بنائیں۔ جناب چیئرمین! جمعیت العلمائے ہند اور جماعت اسلامی دو مذہبی قوتیں تھیں' پاورتھیں انہوں نے ان خدشات کو محسوس کیا اور انہوں نے کہا' مولانا ظفر علی خان

نے کیا خوبصورت جملہ کہا، انہوں نے کہا کہ مجھے پاکستان بنتے ہوئے یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ جس مقصد کے لئے، اسلام کے لئے، ملک وجود میں لا رہے ہیں وہاں اسلام یتیم بن جائے گا اور ہندوستان میں مسلمان لاوارث بن جائے گا۔

جناب چیئرمین! آج اگر آپ ساٹھ سال کے بعد بھی کھلے دل اور ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سوچ لیں تو کیا وہ پیش گوئی آج صحیح ثابت نہیں ہوئی ۔ آج ہمارے ملک عزیز میں مسلمانوں کو ایک دوسرے سے لڑایا جا رہا ہے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں، ایک دفعہ پھر میں سلام کرتا ہوں اپنے علماء کرام کو کہ جتنے بھی ہمارے علماء کرام مختلف حوالے سے اپنے پلیٹ فارم پرہیں سب نے مل کر ایک متحدہ مجلس عمل کی صورت اختیار کی اور حکومت کے ان عزائم کو ناکام بنا رہے ہیں اور انشاء اللہ ناکام بنائیں گے۔ مغربی ممالک یہ چاہتے ہیں کہ یہ یہاں کے مسلمانوں میں پھوٹ پڑے اور یہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن جائیں۔

جناب چیئرمین! یہاں پر بحث ہوئی ملک اور طالبان کے حوالے سے۔ میں تسلیم کرتا ہوں ۔ طالبان کا ماسٹر مائنڈ جو بھی تھا اور طالبان جو روس کے خلاف مجاہد للئے، یہاں پھر ان مہاجروں کو مجاہد بنا کر وہاں واپس بھیجا، یہ ایک عالمی سازش کا حصہ تھا جس سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن کیا وہ مجھے بتائیں گے کہ آج حامد کرزئی کی گود میں بیٹھ کر پھر اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔ اگر ایک غلطی وہاں ہوئی جنرل نصیر اللہ سے جب وہ محترمہ بے نظیر صاحبہ کے دور میں وزیر داخلہ تھے تو میں آج یہ کہتا ہوں، مسلمان کے لئے، ایک مومن کے لئے، یہ پہلی شرط ہے کہ وہ پھر دوسری بار ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ ڈسنے کے قابل نہ ہو۔ آج پھر وہ ڈسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ٹھیک ہے وہ کہتے ہیں کہ جی ان کو مہاجروں سے مجاہد بنایا۔ اگر ایک غلطی ہو گئی تو اس غلطی کا اعادہ آپ کیوں کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! کسی کے لئے بھی، ایک رتی بھر بھی ان کے دل میں رحم نہیں ہوتا، مغربی قوتوں کے لئے۔ اگر باجوڑ میں ۸۳ طلباء شہید ہوتے ہیں، درگئی میں سرکاری جوان شہید ہوتے ہیں۔ تو شہادت کا رتبہ اسے ملتا ہے یہ بلند رتبہ جس کو خدا دے لیکن جناب چیئرمین! ہم پھر ان کو دست و بازو مہیا کر رہے ہیں اور اس کا سب سے بڑا مجرم جس کو میں سمجھتا ہوں یہ ہماری موجودہ حکومت ہے۔ جس نے بلا سوچے سمجھے مغرب کی اندھی تقلید کی ہے۔

جو بھی وہاں سے اس کو order لکھا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ چیزیں چھوٹی موٹی چیزیں نہیں ہیں۔ان پر قوموں کے مستقبل کا سوال ہے۔ ہماری آنے والی نسلوں کا سوال ہے۔ان کی زندگی کا سوال ہے۔یہ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ ہم ایسے ہی جا کر پانچ دس منٹ تقریر کرکے چلے جائیں۔ان کو ذرا سوچنا چاہیے۔آج آپ امریکہ کی ہسٹری کو دیکھ لیں۔ جناب چیئرمین! آپ مختصر سی ۵۰ سال کی ہسٹری کو دیکھیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نے اپنے وفادار سے کبھی بھی وفا کا اظہار نہیں کیا۔ ہمیشہ اس نے سب سے پہلے اپنے وفاداروں کی گردن اڑائی ہے۔ہماری گردنیں تو اس ملک کے لیے ' اس قوم کے لیے اور اپنے مذہب کے لیے' اسلام کے لیے حاضر ہیں اور جب بھی ضرورت ہو تو ہم اپنی گردنیں پیش کریں گے لیکن مجھے افسوس ان افراد پر ہوتا ہے کہ ہسٹری جن کے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔وہ بھی یہ نہیں سمجھ رہے کہ یہ ہم سے کام لے کربعدمیں ہمیں یا تو فضاؤں میں بکھیر دیں گے یا پھر پھانسی کا کوئی پھندا بنا رہے ہیں۔ہمارے لیے انشاء اللہ شہادت کا درجہ مقرر ہے۔ کسی سے بھی مارے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو آدمی قوم و ملک ' اسلام ' مذہب کے لیے مارا جاتا ہے' وہ شہید ہے۔ہمیں کوئی پرواہ نہیں خواہ یہاں سے مارا جائے یا وہاں سے مارا جائے۔زندگی تو ایک دن جانی ہے۔چلی جائے گی ' جان امانت ہے جس نے ہمیں دے دی ہے وہ لے جائے گا لیکن ہمیں یہ فخر ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب بھی ہماری موت ہوئی تو شہادت کی موت ہوگی لیکن ان کا کیا ہوگا کہ جو صرف چار روزہ زندگی کے لیے پوری آخرت کی برباد کو رہے ہیں۔ مسلمان سے مسلمان کو لڑا رہے ہیں۔ یہ ایک layman ایک فٹ پاتھ پر بیٹھا ہوا شخص ' ایک ریڑھی والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ کس کے اشارے پر سب کچھ ہو رہا ہے۔میں ان تفصیلات پر نہیں جانا چاہتا کہ باجوڑ میں کیا ہوا ' درگئی میں کیا ہوا ' میں عالمی سطح پر اس کا نفسیاتی تجزیہ کرنا چاہتا ہوں ۔ میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ might is right کا اصول انہوں نے اپنایا ہے۔جس کی لاٹھی اس کی بھینس' کا فلسفہ انہوں نے اپنایا ہے۔جناب چیئرمین! یہ اصول کم از کم ایک باغیرت ' باحمیت مسلمان کے لیے چیلنج ہے۔ کل ہمارے حدود آرڈیننس کو repeal کرنے حوالے سے کہہ رہے تھے کہ جی ' ہم تو ابھی مطمئن نہیں ہیں۔حد کی دو تین شقیں اڑائی گئی ہیں۔ہم تو چاہتے ہیں کہ اب repeal ہو ۔ جناب چیئرمین! کیا اللہ تعالیٰ

سے کسی نے کبھی جنگ کر کے جیتی ہے ! یقیناً وہ نہیں جیت پائے گا۔ میں ان کو warning دینا چاہتا ہوں میں ان کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لیے آپ نے جتنی بھی اس ملک کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں وہ بھی کافی ہیں۔ ہمارے ملک میں اللہ تعالیٰ نے وہ وہ نعمتیں ، وہ وسائل دے دیے ہیں---

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں کہ نماز کا بھی time ہو گیا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب، جب بھی آپ کہیں گے کہ نماز کے لیے وقفہ کرنا ہے میں اس وقت بند کر دوں گا---

جناب چیئرمین، آپ نے کہا تھا کہ ۱۵ منٹ لوں گا اور ۱۵ منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، دو منٹ ، جناب چیئرمین! مجھے ایک بات سے کافی حیرت ہوئی

ان کی سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا

لاٹھی بھی اسی سے ہانکتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ جی ، ملک میں امن و امان ہے ۔جناب چیئرمین! کس طرح سے امن و امان ہوگا۔ جبکہ وہ خود امن و امان کو بگاڑنے کے ذمہ دار ہیں۔ آج تک پاکستان میں جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں ۔ اگر ایک غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیشن بٹھایا جائے۔ میں آپ کو حلفیہ کہتا ہوں جناب چیئرمین! کوئی ایک بندہ جو ، عوام ، کہلائے گا عوام کے نام سے پکارا جاتا ہے وہ ان واقعات میں ملوث نہیں ہے ۔ ان واقعات میں یہ خود ملوث ہیں لیکن وہ اس طرح نہیں کرتے کہ وہ کسی آدمی کو کہیں گے کہ جاؤ جا کر نافذ کرو۔ وہ اس کی نفسیاتی ساخت کا پتا کرتے ہیں۔ وہ اس کی brain washing کرتے ہیں اور اس کو بھیج دیتے ہیں۔ اگر آپ کوئی تحقیقاتی کمیشن بٹھائیں میں اس میں پوری detail کے ساتھ ان کو کہوں گا کہ یہ مجرم ہے ، عوام نہیں ہیں۔ دس کروڑ ، پندرہ کروڑ ، سولہ کروڑ عوام میں سے کوئی یہ سوچ نہیں سکتا کہ اپنے ملک کے خلاف کبھی کوئی بات کرے ، کبھی کوئی سر اٹھائے چہ جائے کہ دو سو ، چار سو بندوں کو ہلاک کریں۔

جناب چیئرمین، لیاقت صاحب اب ختم کریں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جی جناب! بس یہ میری آخری بات ہے۔جناب چیئرمین! میرے پاس باتیں تو بہت ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ کم از کم کچھ تو قومی غیرت اور حمیت کا تقاضا یہی ہے کہ کرے کون ، بھرے کون۔اگر امریکہ direct حملہ کر رہا ہے تو کم از کم آپ کچھ تو بولیں۔ یہ بار بار کہہ رہے تھے کہ ہمارا ہاتھ نہیں ہے۔ اب وہی خفت اور شرمندگی مٹانے کے لئے انہوں نے سوچا کہ بجائے اس کے کہ امریکہ کل یہ کہہ دے کہ حملہ میں نے کیا ہے انہوں نے قبل از وقت تمام گناہ اپنے گلے میں ڈال دیے۔ جناب چیئرمین! اس طرح نہیں چلے گا ملکوں کو چلانے کے لئے کچھ پالیسیاں ہوتی ہیں ، کچھ facts ہوتے ہیں، کچھ فلاسفی ہوتی ہے ، کچھ نظریہ ہوتا ہے آپ اس نظریے کو بھول گئے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اسی لئے آپ کا ملک آج تک کوہلو کے بیل کی مانند ساٹھ سال تک ایک ہی جگہ پر گھوم رہا ہے جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ اسی جگہ ہے۔ ہمارے ملک کی یہی حالت ہے یہ جو کچھ ہم buildings وغیرہ دیکھ رہے ہیں یا کچھ سڑکیں so called mega projects یہ ایک natural process ہے یہ ان ہی قوتوں کی ایک ضرورت ہے جن کو۔ آج کراچی کی بندرگاہ جتنی boost up ہوئی ہے کہ ان کو سوائے گوادر کے اور کسی بندرگاہ کی ضرورت نہیں۔ بہرحال میں اپنی تقریر ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہوں ، یہ کوئی سوال نہیں ہے کہ ہم استعفیٰ دیں یا نہ دیں یہ ملک چلتا رہے گا ، حکومتیں چلتی رہیں گی آج ہم اپوزیشن میں ہیں ، کل انشاء اللہ حزب اقتدار بھی ہو جائیں گے کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ خودمختاری اپنی برقرار رکھنی چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ۔

Mr. Chairman: Thank you. Before we adjourn, I would like to once again emphasize on the floor.... yes.

سینیٹر رتنا بھگوان داس چاولہ، sorry sir, صرف تیس سیکنڈ لوں گی with your permission جناب چیئرمین! ایک بہت ہی تشویشناک مسئلہ ہے پورے پاکستان میں ڈینگو وائرس کا پھیلاؤ ہے۔ یہ ڈینگو مچھر جو ہے یہ انسانوں کا خون ٹینگو سمجھ کر پی رہا ہے۔ پرسوں میں نے ایک مقامی ٹی وی چینل پر سلائیڈ میں پڑھا ہے کہ اس وائرس کے مریضوں کی تعدا چار ہزار نو سو سے تجاوز کر چکی ہے ۔ ان میں سے دو سو لوگوں کی death ہو چکی ہے۔ان میں سے پچاس

کا تعلق کراچی سے ہے۔ یہ مچھر timing کا بڑا ہی پابند ہے صبح سویرے سورج نکلنے کے ساتھ باہر نکلتا ہے اور سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی یہ چلا جاتا ہے۔ ابھی تک اس کے لئے کچھ نہیں کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں کچھ Health Ministry نے کیا ہے۔ وہ ناکافی ہے۔ ایک Adjournment Motion بھی ہے۔

سینیٹر رتنا بھگوان داس چاولہ،دیکھیں جناب! بچے سکول جاتے ہیں، لوگ گھروں سے کام کے لئے نکلتے ہیں کتنی تکلیف دہ بات ہے۔

جناب چیئرمین، یہ Adjournment Motion میں discuss بھی ہوگا لیکن Health Ministry بھی کر رہی ہے۔ کیونکہ ہم نے بھی یہ take up کیا ہے۔ وزیر صاحب نے بتایا ہے۔ صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت دونوں کوشش کر رہی ہیں۔ vaccination کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں ہوسکتا ہے کیونکہ اس کی ویکسین مہنگی ہے وہ دونوں چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کا سلسلہ چل رہا ہے۔

I, would like to again emphasise on a close working relationship and the matter is still with me but we appreciate the efforts from the Opposition here and specially the Interior Minister he is not here, please convey my appreciation to him for agreeing not to oppose but these are procedural things when you oppose initially, as I have mentioned earlier we will discuss it later but I appreciate the efforts made by everybody including the movers, the Opposition and the Government and we would avoid such remarks like{xxxx} expunged any way.

جی۔ نماز کا وقت ہوگیا ہے ذرا مختصر رکھیں۔

+(xxx)[Expunged by the orders of the Chairman]

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ کنونشن سینٹر کے راستے میں جو چینی صدر کے استقبال کے لئے گیٹ بنائے گئے ہیں میں رات کو وہاں سے گزری تو دیکھا ان پر جو چار پانچ عورتوں کی تصویریں ہیں اس طرح کا لباس ہے جو ہماری عورتیں نہیں پہنتیں - تو وہاں پر مردوں کی کوئی ایسی تصاویر لگا دی جائے بجائے اس کے کہ عورتوں کی اس طرح کی عریاں قسم کی تصویریں لگائی جائیں - مہربانی-

Mr. Chairman: We will continue further discussion *Insha-Allah* when we reconveene. Now I adjourn the House to reconvene on Mondayat 5.00 pm on the 27th of November.Thank you very much.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون و السلمٰ علی المرسلین والحمد لله رب العالمین-

{The House was then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Monday, the 27th November,2006}